REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ | ۸ امان ۱۳۴۱ ہش | ۸ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

ربوہ ۷ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل شام بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ضعف کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس آج مکمل ہوگا

درس کی تکمیل پر اجتماعی دعا ہوگی

ربوہ ۷ مارچ۔ مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ رمضان المبارک سے جاری ہے وہ انشاء اللہ آج ۲۹ رمضان کو نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان مکمل ہو جائے گا۔ اس درس میں السال علی الترتیب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حصہ لیا۔ آخری حصہ کا درس مکرم مولانا شمس صاحب دے رہے ہیں۔ آج درس مکمل ہونے پر اجتماعی دعا ہوگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف اور اجتماعی دعا کی برکات سے مستفیض ہوں۔

لاہور میں نماز عید الفطر

لاہور میں نماز عید حسب سابق منٹو پارک میں ادا کی جائے گی۔ نماز کا وقت صبح ۸ بجے مقرر کیا گیا ہے احباب جماعت پابندئ وقت کا خاص خیال رکھیں۔

نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی انسانی پیدائش کی علّت غائی ہے

عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان دل کو اتنا صاف و شفاف بنائے کہ اس میں خدا نظر آنے لگے

”اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ خدا تعالیٰ کے سوا ہرگز کسی کی پرستش نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ عبادت اصل میں اسکو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت۔ کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مور معبد جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر۔ پتھر۔ ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے۔ تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر پتھر نہ رہنے دے۔ تو اس میں خدا نظر آئے گا۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۶۴-۶۵)

عید الفطر کی تقریب سعید کے موقعہ پر

ادارہ الفضل

اپنے جملہ قارئین کرام کی خدمت میں

عید مبارک

کا ہدیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس تقریب سعید کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مسجد مبارک میں بھی نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہو گیا

ربوہ ۷ مارچ۔ کل مورخہ ۲۸-۲۹ رمضان المبارک کی درمیانی شب مسجد مبارک میں بھی نماز تراویح کے دوران قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہو گیا۔ اس مرکزی مسجد میں امسال رمضان میں نماز تراویح مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل پڑھا رہے تھے۔ کل نماز تراویح کے دوران بالخصوص آخری رکعت کے رکوع اور سجود کے درمیانی وقفہ اور آخری دو سجدوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بہت تضرع اور درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کی تقریب کے موقعہ پر مورخہ ۸ اور ۹ مارچ ۱۹۶۲ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہیگی اس لئے ۹ اور ۱۰ مارچ کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ - مارچ ۱۹۶۲ء

خدا تعالیٰ کی آواز

مسٹر برٹرنڈ رسل برطانیہ کے مشہور فلاسفر ہیں۔ آپ نے آج کل ایک تحریک جوہری طاقت کے استعمال کے خلاف چلائی ہوئی ہے آپ کہتے ہیں کہ برطانیہ کو نیوٹرل ہو جانا چاہیئے اور جوہری طاقت کے تجربات ترک کر دینے چاہئیں۔ آپ کی کوشش یہ ہے کہ نہ صرف برطانیہ میں بلکہ تمام دنیا میں اس تحریک کو چلانے والے آگے آئیں جو ہر تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ نہ صرف سول نافرمانی کا طریق اختیار کریں بلکہ جن ذرائع سے بھی اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جا سکے وہ ذرائع استعمال کریں۔

آپ یہ تحریک اس لئے چلانا چاہتے ہیں کہ آپ کے خیال میں جوہری طاقت میں کمال کسی نہ کسی وقت دنیا کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ جوہری طاقت کے اسلحۂ ہلاکت کی ایجاد انسان کے لئے سخت خطرناک ہے برطانیہ کو اس میں حصہ نہیں لینا چاہیئے مسٹر برٹرنڈ رسل ایک دہریہ خیال کے فلاسفر ہیں اور آپ نے اپنی تمام عمر دہریت کے خیالات کے مطابق علمی اشاعت میں گذاری ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا ایسی تحریک چلانا جس سے انسانیت کو تباہی کا خطرہ ہو نہایت عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر موجودہ دنیا صرف اندھی مادی طاقتوں کی وجہ سے ظہور میں آئی ہے تو دنیا کی تباہی سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ دہریت کے نقطۂ نظر سے زندگی کا نابود ہو جانا ہی بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ تمام تکالیف اور درد و کرب ختم ہو جاتے ہیں جو زندگی خاص کر انسانی زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ انسان انسان کو تکلیف دینے میں انتہاء تک پہنچ جاتا ہے۔ ایک دوسرے پر انسانوں نے نہایت دردناک ظلم کئے ہیں۔ بڑی بڑی سفاکیوں کا سلوک کیا ہے۔ افراد کے تنازعات ہی سے ان کا تعلق نہیں ہے بلکہ اقوام اقوام سے اکثر ایسا سلوک کرتی ہیں کہ جو ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ قتل عام کے علاوہ انسان انسانوں کو اور اقوام اقوام کو غلام بنا کر ان کی زندگی اجیرن کر دیتی ہیں۔ انسانوں کو بیلوں کی طرح بدترین طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح خود انسان کے انسان سے تعلقات کی وجہ سے دنیا میں اتنا درد و الم پیدا ہوتا ہے کہ ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے موت کو زندگی پر ترجیح دی ہے اور اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ بیماریاں ہیں باوجودیکہ انسان نے علاج معالجہ میں آج سائنس کے زمانہ میں بے حد ترقی کر لی ہے پھر بھی نئی نئی بیماریاں جو درد و کرب و الم کا باعث ہوتی ہیں نکلتی آتی ہیں اور آخر انسان کو اپنی شکست تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اور ہزاروں دکھ ہیں جو زندگی کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ اگر زندگی نہ ہو تو یہ تمام دکھ دور ہو جائیں۔ اس لئے اگر کوئی خدا تعالیٰ نہیں ہے اور نہ معاد ہے اور صرف مادی طاقتوں ہی کا ظہور ہے تو کیا بہتر نہیں ہے کہ زندگی تباہ ہو جائے۔ مادی نقطۂ نظر سے اس سے کیا فرق پڑتا ہے بلکہ زندگی کے عذاب سے چھٹکارا ہو جائے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسٹر برٹرنڈ رسل واقعی دہریہ ہیں اور ان کی تحقیقات کے مطابق نہ کوئی اس کائنات کا بنانے والا ہے اور نہ جزا سزا کا سوال ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ دنیا کی تباہی سے ڈرتے ہیں۔ فنا ہو کر جب زندگی کے دکھوں سے نجات مل سکتی ہے تو فنا کو آنے دو۔ اس کے لئے اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ سول نافرمانی کر کے حکومتوں کو جوہری طاقت کے استعمال سے باز رکھنے کے لئے مجبور کرنا کس غرض سے ہے۔ ہونے دو۔ اگر دنیا تباہ ہو جائے گی تو کیا ہو جائیگا مادہ مادہ میں مل جائے گا۔ مادہ کا حساب کتاب برابر رہے گا۔ وہ اپنی طاقتوں کے جوہر دکھاتا ہی رہے گا۔ دکھانے دو آخر اس سے زندگی اور موت میں کیا فرق پڑتا ہے۔ تباہی خواہ جوہری بموں سے آئے انفرادی آئے یا اجتماعی زندگی کے مادی نظریہ کی رو سے یکساں ہے۔ آخر اس کے لئے اتنا بے چین ہونے اور آپ تکلیف میں پڑنے اور دوسروں کو مجبور کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر برٹرنڈ رسل ایک دہریہ ہو کر ایسی فضول تحریک کیوں چلا رہے ہیں جس سے ان کے مادی نظریہ کے مطابق کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیئے افسوس ہے کہ خود مسٹر برٹرنڈ رسل نے بھی اس پہلو سے سوچنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے اپنا دماغ اور اپنے دل کے اس تضاد پر غور نہیں کیا کہ جب تباہی محض ایک مادی تغیر کے سوا کچھ نہیں ہے تو ان کے دل سے یہ آواز کیوں اٹھتی ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچایا جائے اور کم از کم برطانوی حکومت کو مجبور کیا جائے کہ نیوٹرل ہو جائے اور جوہری طاقت کے ٹسٹ کرنا چھوڑ دے۔ انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا کہ ان کے فکر اور احساس میں یہ متضاد کشمکش ہے یا نہیں ہے۔ بلکہ ان کو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ آخر انسان نے دنیا کو تباہ کرنے کے ذرائع معلوم کر لئے ہیں اور کوشش کرنی چاہیئے تھی کہ جلد ایسا ہو جائے تاکہ وہ حال کے کرب و عذاب سے بچ جائے۔ مگر ان کے اندر سے جس کو ضمیر کی آواز کہنا چاہیئے ایک آواز ان کو اکسا رہی ہے کہ اٹھو اور دنیا کو تباہی سے بچاؤ۔ اگر سب اندھا مادہ ہی مادہ ہے تو یہ آواز اس سے تو ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ آواز تو مادہ کی نہیں ہو سکتی۔ مادہ کے لئے کیا ہے وہ پانی رہے یا دو مختلف گیسوں ہائیڈروجن اور نائٹروجن کی صورت میں رہے۔ اس میں تو نیک و بد۔ آرام و تکلیف کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ اس لئے اسکو تباہی اور بربادی یا آبادی کا بھی کوئی احساس نہیں۔ بدیں وجہ یہ آواز مادہ کی تو نہیں ہو سکتی ہو نہ ہو یہ آواز کہیں دور سے آ رہی ہے جس کو مسٹر برٹرنڈ رسل فلسفیانہ گرد و غبار میں دیکھ نہیں سکتے انہوں نے اپنی عقلیت کا اتنا اندھیرا اپنے ماحول میں پیدا کر لیا ہے کہ یہ بھٹکتی ہوئی روشنی کی شعاع بھی ان کو دکھائی نہیں دے سکتی۔ اگرچہ وہ ان کے تمام ہوائی فلسفیانہ قلعوں کو منہدم کر چکی ہے۔ اس نے ان کی عقلیتی بدحواسیوں کا کلیجہ چیر کر رکھ دیا ہے۔ مگر وہ پہچان نہیں سکتے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کاش ان کو اتنی سمجھ آ جائے اور وہ جان لیں کہ یہ آواز کہیں دور سے جو ان کے بہت قریب ہے آ رہی ہے۔ یہ آواز اس کی ہے جس نے اس کائنات کو بنایا ہے۔ جس نے اس کائنات میں مادہ بنایا ہے اور اس میں وہ طاقتیں رکھی ہیں جن کو مسٹر برٹرنڈ رسل مادہ کی حقیقی طاقتیں سمجھ کر ان کے حقیقی صانع کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔

کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بولتا ہے مگر اس کی آواز کون سنتا ہے؟ افسوس تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہیں اور جن کا دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ہمیں اپنی پہچان کروائی ہے۔ اور ہمیں بہتدین لائحہ عمل حیات دیا ہے۔ آج وہ بھی اتنی اخلاقی جرأت نہیں دکھا رہے جتنی کے یہ ملحد دہریہ دکھا رہا ہے۔ کیا یہ امر حیرت میں ڈالنے والا نہیں کہ ایک شخص جو نہ خدا تعالےٰ کو مانتا ہے اور نہ کسی پیر پیغمبر کا قایل ہے جو صرف مادہ ہی کو ہر چیز کی ابتداء اور انتہاء مانتا ہے۔ اس کے دل میں تو یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ جوہری طاقت سے دنیا تباہ ہو جائے گی اس کو بچانا چاہیئے حالانکہ اس کے عقیدہ کے مطابق اس سے کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ مگر وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کو خالق و قادر مطلق مانتے ہیں وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آخر یہ کیا نیرنگ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مسٹر برٹرنڈ رسل نے مادہ پرستی کے نکات حل کرتے کرتے اپنی طبیعت کو اتنا قابل قبول بنا دیا ہے کہ اب اس میں سے اللہ تعالیٰ کی آواز عملی جامہ پہن کر نکل رہی ہے جس کو وہ خود بھی نہیں جانتا اور خدا پرستوں خاص کر اہل علم حضرات نے دین کے متعلق اتنا سوچا ہے اور اس میں اتنی ہندی کی چندی نکالی ہے کہ ہوتے ہوتے وہ مادی صورت اختیار کر گیا ہے

؎

جب دل ہی ترا تجھے کر جائے گریز اے شیخ
حاضر ہو خدا کیونکر پھر تیری نمازوں میں

(باقی)

ضروری اعلان

احباب نمائندگان شوریٰ کی اطلاع تو بھجواتے ہیں لیکن ان کے ذمہ بقایا چندہ نہ ہونے کی تصدیق نہیں بھجواتے اس لئے رپورٹ نامکمل ہونے کی وجہ سے نمائندگان کیلئے اور دفتر کے لئے دقتیں پیش آتی ہیں۔ لہٰذا احباب اطلاع کے ساتھ بقایا دار نہ ہونے کی تصدیق بھی سیکرٹری صاحب مال سے کروا کر بھجوایا کریں + (سیکرٹری مجلس مشاورت)

ماہنامہ "فروغ اردو" لکھنؤ کے نام ایک خط

جماعت احمدیہ قادیان پر ایک سراسر غلط الزام اور اس کی تردید

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بخدمت مدیر محترم ماہنامہ فروغ اردو لکھنؤ

تسلیم

آپ کے موقر جریدہ کا ماہ دسمبر ۱۹۶۱ء کا شمارہ ملاحظہ میں آیا۔ اس میں جناب ماہر القادری کے مضمون بعنوان "نگار کا جگر نمبر" میں مندرجہ ذیل الفاظ نظر سے گزرے۔

"اور یہ تو تازہ واقعہ ہے کہ نیاز صاحب کو قادیان بلایا گیا۔ وہاں انہیں بھاری نذرانہ دیا گیا جس کے صلہ میں انہوں نے "نگار" میں مرزا غلام احمد کو عاشقِ رسول لکھا۔ نیاز صاحب کو دوسرے کے دامن کی مہین سے مہین لکیریں بھی دکھائی دے جاتی ہیں مگر اپنے ماتھے کی کالک نظر نہیں آتی۔"

چونکہ جناب ماہر القادری صاحب نے جو الزام جناب فتح پوری پر لگایا ہے۔ اس کا تعلق جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے بھی ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں یہ مراسلہ بھجوا کر آپ کے ذریعہ سے اصل حقیقت جناب ماہر القادری صاحب اور دیگر قارئین فروغ اردو کے علم میں لاؤں

مجھے اس بات سے بہت اذیت پہنچی کہ ماہر القادری صاحب جیسے ادیب نے بغیر تحقیق حال کے ایک بین الاقوامی تبلیغی جماعت کے خلاف جو گزشتہ نصف صدی سے حمایت اسلام کے فریضہ کے ادا کرنے میں پیش پیش ہے۔ یہ رکیک اور سراسر غلط الزام عائد کیا کہ انہوں نے جناب نیاز صاحب کو "بھاری نذرانہ" ادا کر کے ان سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے حق میں "عاشق رسول" کے الفاظ تحریر کروائے۔

اس سے پیشتر بھی ایک صاحب شیخ عبداللہ نے جناب نیاز صاحب پر "رشوتِ عظیم" حاصل کرنے کا غلط الزام لگایا تھا۔ جس کی تردید میں انہوں نے "نگار" میں تحریر کیا۔

"رہی تیسری بات رشوتِ عظیم کی سو اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہیں (یعنی جماعت احمدیہ قادیان) رشوت دینے کی ضرورت کیا ہے جبکہ ان کے سارے کام بغیر رشوت کے ہی اچھی طرح چل رہے ہیں دوسرے یہ کہ حقیقت کے لحاظ سے بھی یہ الزام بالکل غلط ہے اور میرا یہ کہنا غلط نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بصورت دیگر کم از کم احمدی جماعت تو یقیناً سمجھ جاتی کہ میں کس قدر جھوٹا اور لغو انسان ہوں کہ باوجود رشوت لینے کے میں اس سے انکار کر رہا ہوں۔ اور میں ان کی نگاہ میں اپنے آپ کو ذلیل کرنا پسند نہیں کرتا۔"

(نگار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء)

اس تردید کے باوجود جناب ماہر القادری صاحب کی یہ جسارت نہایت قابل افسوس ہے کہ انہوں نے بلا ثبوت ایک غلط اور خلاف واقعہ الزام کو دہرا کر ایک حامی اسلام اور بین الاقوامی تبلیغی جماعت کے خلاف طعن کیا۔

احمدیہ جماعت کے مراکز (قادیان اور ربوہ) میں مختلف مذاہب و ملل کے متلاشیان حق کثیر تعداد میں ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ اور جماعت کی طرف سے مربیان و مبلغین کو میدان جہاد میں بھجوا کر لٹریچر کے ذریعہ بھی پاک و ہند کے اطراف و جوانب اور اکناف عالم میں تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ چنانچہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ شری این وی گیڈگل گورنر پنجاب اور راجا ریہ ونوبھاوے بھید دان لیڈر بھی ہماری دعوت پر یہاں تشریف لائے اور ان کی خدمت میں تبلیغی ایڈریس اور اسلام و احمدیت کے متعلق لٹریچر جس میں قرآن کریم انگریزی نسخے بھی تھے پیش کر کے حق تبلیغ ادا کیا گیا اور وہ اس ایڈریس اور لٹریچر کے مطالعہ سے متاثر بھی ہوئے جماعت احمدیہ ہندوستان اپنے محدود وسائل اور کم آمد فنڈز کے باوجود ہندوستان بھر میں سے تقریباً ہر ایک کو پیغام حق پہنچا چکی ہے۔ بلکہ بیرون ہند سے آنے والی "عظیم شخصیتوں" کو جن میں مسٹر آئزن ہاور صدر امریکہ، مسٹر بلگانن وزیر اعظم روس اور ملکہ انگلستان الزبتھ بھی شامل ہیں اسلام اور احمدیت کا لٹریچر پیش کر چکی ہے اور جماعت کی ان اسلامی خدمات پر ہندوستان اور پاکستان کے موقر جرائد و اخبارات تحسین و آفرین کا اظہار کر چکے ہیں پھر معلوم نہیں ہوتا کہ علامہ نیاز فتح پوری کے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو "عاشق رسول" لکھنے پر جناب ماہر القادری صاحب نے یہ خیال کیسے فرمایا کہ ان کا ایسا لکھنا بغیر "بھاری نذرانہ" حاصل کرنے کے ممکن نہیں۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جناب "نیاز فتح پوری" پہلے شخص نہیں جنہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ یا آپ کی جماعت کے متعلق تعریفی کلمات تحریر کئے۔ یا آپ کو عاشقِ رسول یا حامیٔ اسلام ظاہر کیا۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے ۱۸۸۰ء میں تائید اسلام میں اپنی شہرۂ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" شائع فرمائی۔ اس زمانہ سے لے کر آج تک جس شخص کو بھی آپ کی کتب و رسائل یا آپ کے اور آپ کی جماعت کے حالات کو گہری اور منصفانہ نظر سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ آپ کے خلوص محبتِ رسول اور حمایت دین کے کارناموں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ مثال کے طور پر چند مشاہیر کے نام تحریر کرتا ہوں جنہوں نے آپ کے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں پوری تحقیق کے بعد تعریفی کلمات استعمال کئے۔

مولانا عبداللہ العمادی ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر

مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر اخبار کرزن گزٹ دہلی

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

منشی سراج الدین والد مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور

مولانا ابوالنصر آہ برادر اکبر مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ممتاز علی ایڈیٹر رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور

شمس العلماء مولانا سید میر حسن سیالکوٹی استاد علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

مولانا محمد علی جوہر

چوہدری افضل حق صدر مجلس احرار اسلام

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

ایڈیٹر صاحب "صادق الاخبار" ریواڑی

ایڈیٹر صاحب "علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ"

ریورنڈ ایچ۔ اے والٹر ایم۔ اے لاہور

مہاشہ خوشحال چند ایڈیٹر آریہ گزٹ لاہور

مولانا عبدالمجید قرشی ایڈیٹر اخبار تنظیم امرتسر

ڈاکٹر زویمر ایڈیٹر "مسلم ورلڈ" امریکہ

ریورنڈ ایچ کریمر امریکہ

مسٹر فریڈرک جرمن سیاح

سردار ارجن سنگھ ایڈیٹر اخبار رنگین امرت سر

ایڈیٹر صاحب اخبار "آریہ پترکا" لاہور

شری برہم دت ایڈیٹر اخبار فرنٹیئر میل ڈیرہ دون

ڈاکٹر شنکر داس مہرہ دہلی

مسٹر جسونت سنگھ جرنلسٹ نامہ نگار اخبار ہندوستان ٹائمز دہلی

مسٹر ایچ۔ آر۔ وہرا نمائندہ خصوصی روزنامہ اسٹیٹسمین دہلی

ایڈیٹر صاحب اخبار شیر پنجاب دہلی

سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست دہلی

مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر "صدق جدید" لکھنؤ

شری میلہ رام وفا ایڈیٹر دیر بھارت جالندھر

ایڈیٹر صاحب روزنامہ حقیقت لکھنؤ

ایڈیٹر صاحب روزنامہ "دعوت" دہلی

ایڈیٹر صاحب روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی

ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "ہماری زبان" علی گڑھ

ایڈیٹر صاحب اخبار "الفتح" قاہرہ مصر

انگریزی ماہنامہ "لائف" امریکہ

اور حال ہی میں مخالف سلسلہ اخبار المنبر لائل پور نے جماعت احمدیہ کے متعلق جن الفاظ کا اظہار کیا ہے وہ ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۶۲ء سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

کچھ سوچئے تو سہی

سال نو کے لئے ہمارے پیارے امام نے اپنی طرف سے اس مبارک تحریک میں گیارہ ہزار تین سو روپے کا گراں قدر وعدہ پیش فرمایا ہے۔ اور یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ربوہ کے اس سالانہ اجتماع انصار اللہ میں اعلان ہونے کے بعد چند گھنٹوں میں ہی مبلغ ۱۹۱،۸۸ کے وعدے پیش ہو گئے۔

اور یہ امر پھر ایک بار ثابت ہو گیا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی گھٹی میں قربانی کا جذبہ اور اسلام کی سربلندی کی تڑپ ملی ہوئی ہے۔

یہ الفاظ ہیں "وکیل المال تحریک جدید قادیان" کی اپیل کے جو انہوں نے خلیفہ محمود احمد صاحب کی جاری کردہ "تحریک جدید" کے ۲۸ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جماعت سے کی ہے۔

...... اس تحریک کے تحت پاکستان، ہندوستان، جرمنی، افریقہ اور دوسرے مسلم و غیر مسلم ممالک میں قادیانی مراکز قائم ہیں اور دن رات اس کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیوں، مسلمانوں اور دوسری اقوام کو قادیانی بنائیں۔

یہ لوگ اس کام کے لئے زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اپنی اولادیں وقف کرتے ہیں کتابیں چھاپتے ہیں، ٹریکٹ شائع کرتے ہیں۔ جلسے کرتے ہیں۔ قریہ قریہ بستی بستی گھوم پھر کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔

ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب ہائی کورٹ میں پنجاب کے فسادات کی انکوائری ہو رہی تھی تو مسلمان جماعتیں اور افراد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں۔ خلیفہ محمود صاحب کی تحریروں سے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کے ثبوت پیش کر رہے تھے اور ٹھیک انہی دنوں قادیانی جماعت کے ذمہ دار حضرات نے ہائی کورٹ اور انکوائری عدالت کے سربراہ جسٹس محمد منیر صاحب اور اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد مرحوم کی خدمت میں قرآن مجید کا جرمنی یا ڈچ ترجمہ پیش کیا تھا۔ جو اس زمانہ میں شائع ہوا تھا۔ اور اس بناء پر مسٹر محمد منیر صاحب بار بار مسلمانوں کے نمائندوں سے سوال کیا کرتے کہ آپ لوگوں نے قرآن مجید کے کتنے تراجم غیر ملکی زبانوں میں کئے ہیں اور آپ کا نظم غیر مسلم اقوام کو اسلام سے آشنا کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہا ہے۔"

(المنبر لائلپور)

کیا کوئی معقول انسان باور کر سکتا ہے کہ ان سب مشہور علماء اور صحافیوں کو جن میں سے بعض احمدیت کے متعلق سخت مخالفانہ خیالات بھی رکھتے ہیں جماعت احمدیہ نے "رشوت عظیم" یا "بھاری نذرانہ" دے کر انکو اپنا گرویدہ بنا لیا اور انہوں نے احمدیت اور اس کے بانی کی ناحق اور غیر منصفانہ حمایت میں خامہ فرسائی کی۔

علامہ نیاز فتحپوری صاحب قادیان مؤرخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۰ء کو تشریف لائے ان کی تشریف آوری کا سبب اور مقصد کیا تھا وہ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

"اب رہ گئی تھی صرف احمدی جماعت سو بے اختیار میرا دل چاہا کہ ان کی زندگی کا قریب تر مطالعہ کرنے کی غرض سے خود قادیان جاؤں لیکن افسوس کہ یہ ارادہ فی الحال پورا نہ ہو سکا (ممکن ہے کبھی پورا ہو جائے) اور ان کا لٹریچر فراہم کر کے اس کا مطالعہ شروع کیا۔"

(نگار ماہ اگست ۱۹۵۹ء)

اسی طرح آپ لکھتے ہیں:۔

"بارہا خیال آیا کہ چند دن کے لئے قادیان یا ربوہ میں قیام کر کے ان حضرات سے تبادلہ خیالات کی جرأت کروں یا کسی احمدی عالم کو اپنے پاس بلاؤں اور اس سے بالمشافہ گفتگو کر کے کسی نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں مجھے بہت سی باتیں پوچھنا پڑیں گی اور ان کا جواب وہی بہتر دے سکتے ہیں۔"

(نگار ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء)

اس کے بعد اطلاع ملی کہ جناب نیاز صاحب چند روز کے لئے پاکستان جا رہے ہیں۔ اور امرتسر سے (جو قادیان سے صرف ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے) گذریں گے۔ چنانچہ میری طرف سے ان کو دعوت دی گئی کہ وہ پاکستان جاتے ہوئے یا وہاں سے واپسی پر کچھ وقت کے لئے قادیان ہوتے جائیں۔ انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور دو دن کے لئے قادیان میں قیام کیا اور احمدیت کے متعلق مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ہمیں تو اس بات کا افسوس ہے کہ چونکہ ہم اس وقت مخصوص حالات کی وجہ سے درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس لئے سنت نبوی صلعم کے مطابق اکرام ضیف کا فریضہ بھی کما حقہٗ ادا نہ کر سکے۔

اصل حالات آپ کی خدمت میں صفائی سے تحریر کر دیئے ہیں۔ اس کے باوجود اگر جناب ماہر القادری یا کوئی اور صاحب بدظنی سے کام لیتے ہوئے غلط طور پر "رشوت" یا "نذرانہ" کا الزام دیں۔ تو سوائے افسوس کرنے اور اس غلط بیانی کی تردید کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

اس معاملہ میں حقیقت تک پہنچنے کے لئے ایک اور نقطۂ نظر سے بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ جناب نیاز صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ملفوظات اور کتب و رسائل کے مطالعہ کے بعد اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ آپ "عاشق رسولؐ" تھے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر کوئی اور فہمیدہ اور منصف مزاج شخص بھی آپ کے کلام کو پڑھے گا تو وہ لازماً اسی نتیجہ تک پہنچے گا۔ جس کا اظہار جناب نیاز صاحب نے فرمایا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تقریباً اسی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور آپ کے سوانح اور سیرت کے متعلق بھی بہت سی کتب اور رسائل لکھے گئے ہیں اور یہ سب تحریریں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ آپ سے بڑھ کر عاشق رسولؐ امت اسلامیہ میں اور کوئی نہیں پایا جاتا۔ ہم نمونہ کے طور پر چند متفرق اشعار آپؑ کے منظوم کلام سے جو آپ نے سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کہے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

فارسی اشعار

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکان ندائے جمال محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
زیں آب من ز آب زلال محمدؐ است

(درِ ثمین ہند امرتسر)

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالہ اوہام)

در رہِ عشق محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام)

تا بمن نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشق او در دلم بجوشد چو آب از آبشار
آتشِ عشق از دم من ہمچو برق می جہد
یک طرف اے ہمدمان خام از گردم جدا

(آئینہ کمالات اسلام)

تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

عربی اشعار

یَا حِبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِی مُهْجَتِی وَ مَدَارِکِی وَجَنَانِی
مِنْ ذِکْرِ وَجْهِكَ یَا حَدِیْقَةَ بَهْجَتِی
لَمْ اَخْلُ فِی لَحْظٍ وَلَا فِی اٰنِ

(آئینہ کمالات اسلام)

وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُهْجَةُ مُهْجَتِی
وَ مِنْ ذِکْرِهٖ الْاَعْلٰی کَاَنِّیْ مُنَوَّرٗ

(کرامات الصادقین)

اَنْتَ الَّذِیْ شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّةً
اَنْتَ الَّذِیْ کَالرُّوْحِ فِیْ حَوْبَائِیْ
اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ جَذَبَ قَلْبِیْ نَحْوَهٗ
اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ قَامَ لِلْاِحْیَاءِ

(انجام آتھم)

فَلَا وَاللّٰهِ لَسْتُ کَکُسٍّ فِرْبِیًّا
فَدَتْ نَفْسِیْ نَبِیًّا ذَا الْمَقَامِ
وَاَصْبَانِی النَّبِیُّ بِحُسْنِ وَجْهٍ
اَرٰی قَلْبِیْ لَهٗ کَالْمُسْتَهَامِ
وَ ذِکْرُ الْمُصْطَفٰی رُوْحٌ لِقَلْبِیْ
وَصَارَ لِمُهْجَتِیْ مِثْلَ الطَّعَامِ

(نور الحق)

اردو اشعار

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے ہے دل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے منظوم و منثور کلام کا ایک ایک لفظ آپ کے سوانح حیات کا ایک ایک واقعہ اس بات پر شاہد ہے کہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں انتہائی طور پر سرشار تھے۔

ہم جناب ماہر القادری صاحب اور دیگر اصحاب سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات و ملفوظات اور حالاتِ زندگی کا براہِ راست مطالعہ کریں تا ان پر اصل حقیقت واضح ہو سکے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے محمد الطاف خاں کی صحت دیر سے خراب چلی آرہی ہے۔ پہلے سندھ میں بھی اس کی صحت خراب تھی اب یہاں آکر بھی اس کی صحت میں فرق نہیں پڑا بلکہ پہلے سے بھی صحت زیادہ خراب ہی ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شہزادہ خان احمد نگر)

دعائے مغفرت

میرے والد میاں محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر ۲ مارچ بروز جمعۃ الوداع قریباً ۲ بجے دوپہر وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک و پارسا انسان تھے۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔ قریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

(عبدالقادر محلہ اسلام آباد گلی ۵ گوجرانوالہ)

رمضان کے آخری عشرہ میں پُرسوز اجتماعی دعائیں

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے مستفیذ ہونے کے لئے مقامی اور بیرونی احباب کی طرف سے کثرت کے ساتھ دعاؤں کی درخواستیں موصول ہو رہی تھیں مورخہ ۲۲ رمضان المبارک کو خطبہ جمعہ میں امیر المعتکفین محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ان سب دوستوں کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت جامع الفاظ میں دعائیں کیں ہزارہا احباب جماعت جو مسجد میں حاضر تھے ان دعاؤں کو سن کر آمین کہتے جاتے تھے۔ یہ جامع دعائیں افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ [redacted]

محترم مولانا شمس صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں دعا کی ماہیت اور اس کے آداب پر بھی مختصر مگر نہایت جامع انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ دعا کے لئے تضرع اور الحاح کے علاوہ تقویٰ طہارت۔ راستگوئی کامل یقین کامل محبت کامل توحید اور ہمت و استقلال بھی ضروری ہے۔

اے ہمارے مولا تیرے چند عاجز بندوں نے مختلف مقاصد کے حصول کے لئے ہم سے تیرے حضور دعا کرنے کے لئے لکھا ہے اور تو ہماری خطاؤں اور تقصیروں سے واقف اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں سے آگاہ ہے۔ مگر تیرے غیر محدود رحم اور تیرے بے پایاں عفو اور لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کے وعدہ اور اپنی قوت ایمان کو دیکھتے ہوئے کہ تو دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ ہم تیرے حضور نہایت عاجزی اور تضرع سے اپنے بھائیوں اور بہنوں اور خاندان مسیح موعودؑ کے لئے دعا کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔

اے حی و قیوم شافی خدا تو اپنے محبوب بندہ محمود لخت جگر مسیح موعود ہمارے پیارے امام مصلح موعود کو کامل و عاجل شفا عطا فرما اور صحت والی لمبی زندگی بخش۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بقیہ ذریت طیبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو ہر قسم کے رنج و تکلیف اور مکروہات زمانہ سے اپنی حفاظت میں رکھ اور صحت اور کام والی لمبی زندگی عطا فرما کہ یہ سب تیرے نشانات ہیں اور تیری بشارت کے مطابق پیدا ہوئے۔ تو اپنے ان شعائر کو ایک لمبے زمانہ تک زندہ رکھ اور اپنی ہستی پر ایمان لانے اور ایقان رکھنے کا موجب بنا۔

اے خدا تو سب کو جو تیرے محبوب بندہ محمود کی تیمارداری اور خدمت میں لگے ہوئے ہیں اپنے فضلوں سے نواز اور اپنی خاص رحمت کا موجب بنا۔ آمین۔

اے ہمارے قادر خدا خاندان مسیح موعود کے جو افراد تیرے قائم کردہ سلسلہ کے اہم کاموں پر متعین ہیں۔ تو ان کی آسمان سے نصرت فرما تا وہ اپنے مفوضہ کاموں کو بخوبی سرانجام دے سکیں۔ ان کے فیصلے صحیح ہوں اور ان کے سب کام تیری رضا اور منشا کے مطابق ہوں اور وہ تیرے دین اسلام کی بنیادوں کی مضبوطی کا باعث ہوں۔ ان میں سے بیماروں کو شفا عطا فرما۔ ان میں سے جو بعض مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔ ان کے مردوں اور عورتوں اور بچوں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں کو نیکی اور تقویٰ عطا فرما اور خادم دین بنا۔ ان میں سے بعض اپنے بچوں کے رشتے کرنے والے ہیں اس میں ان کی رہنمائی فرما اور ان کے رشتوں کو بابرکت بنا۔ الغرض تمام افراد خاندان مسیح موعود کو ان دعاؤں کا پورا پورا مصداق بنا جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں انہیں ہر قسم کی لغزش سے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو محفوظ رکھ اور وہ دوسروں کے لئے نیک نمونہ ہوں۔ اے ہمارے شافی خدا تو ہمارے مریض بھائیوں اور بہنوں کو شفا بخش اور کامل صحت عطا فرما جن عورتوں کے خاوند بیمار ہیں ان کے خاوندوں کو اور جن کی بیویاں بیمار ہیں ان کی بیویوں کو جن کے بچے بیمار ہیں ان کے بچوں کو اے شافی خدا کامل شفا عطا فرما۔

اے مشکلکشا خدا ہمارے جو بھائی اور بہنیں مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی مشکلات کو دور فرما اور پریشانیوں سے نجات دے اور جن پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں انہیں ان میں کامیابی اور بریت عطا فرما اور ان کے قصوروں کو معاف فرما۔

اے غفور و رحیم خدا۔ تو ہم گنہگاروں اور ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے گناہ بخش دے اور ہمیں اپنی حفاظت میں رکھ اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اور اپنا قرب نازل فرما۔

اے رزاق غنی اور واسع خدا ہمارے جو بھائی اور بہنیں مالی تنگدستی کا شکار ہیں ان کی تنگدستی دور فرما اور انہیں رزق حلال سے مالا مال کر دے جو تاجر ہیں ان کی تجارتوں اور کاموں میں برکت ڈال۔ وکلاء اور ڈاکٹروں کی پریکٹسوں میں برکت دے۔ جو ملازم ہیں ان کے لئے ان کی ملازمتیں بابرکت بنا اور جن پر قرض ہے انہیں اپنے قرض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما۔

اے واہب اولاد خدا ہمارے جن بھائیوں یا بہنوں کے اولاد نہیں انہیں اپنے فضل سے بااقبال نیک خادم دین اولاد عطا فرما۔ جو ان کی آنکھ کی ٹھنڈک ہو۔ اے ہمارے رب تو ہماری اولادوں کو نیکی اور تقویٰ عطا فرما اور انہیں صالح اور خادم اسلام بنا۔

اے قادر و قیوم خدا ہمارے جن بھائیوں کو صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے تیرے مامور کی آواز پر لبیک کہی ستایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے ملازمتوں سے محروم کیا جاتا اور ان کے حقوق مارے جاتے ہیں تو ان کی نصرت فرما اور اپنی ہمدردی اور غمخواری سے نواز اور ان سے بے انصافی کا معاملہ کرنے والوں کے دلوں کو انصاف کی طرف مائل کر۔ تا وہ تیرے بندوں سے عادلانہ سلوک کر کے تیرے فضل اور رحم کے وارث ہوں۔

اے رحیم خدا ہمارے تعلیم الاسلام کالج اور نصرت گرلز کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول اور گرلز ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ اور ان کے علاوہ دوسرے مقامات پر جو طلباء اور طالبات امتحان دے رہے ہیں یا عنقریب دینے والے ہیں انہیں اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت اعلیٰ درجہ کی کامیابی عطا فرما۔

اے مہیمن خدا تو ہمارے ان درویش بھائیوں کی جو قادیان میں مقدس مقامات کو آباد رکھے ہوئے اور بھارت میں پُر امن تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی روشنی سے لوگوں کو منور کرنے میں کوشاں ہیں حفاظت اور نصرت فرما اور ان کی مشکلات کو دور فرما اور انہیں کامیابی بخش ان پر اور ان کی اولاد اور ان کے رشتہ داروں پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

ہاں اے ہمارے خدا کچھ تیرے عاجز بندے ایسے بھی ہیں جو اپنے بچوں اور بیویوں سے دور تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے دین کی اشاعت کے لئے مختلف ملکوں میں سالہا سال سے مقیم ہیں تو انہیں ان کے مقصد میں کامیابی بخش اور لوگوں کے دلوں کو قبولیت حق کے لئے کھول دے اور اپنے فضل سے ایسے سامان کر دے کہ دنیا کے لوگ تیرے مقدس اور نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰؐ کے حلقۂ غلامی میں آکر نجات پا جائیں۔ اے خدا تو ہماری ناچیز کوششوں کو جو اس سلسلہ میں کی جاتی ہیں بابرکت اور بارآور بنا۔ اور مرکزی اداروں کے تمام کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخش اور وہ وقت جلد لا کہ زمین کے چپہ چپہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنائی دینے لگے۔

اے قادر و قیوم اور سمیع و علیم خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ کو ہے۔ ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔ آمین۔

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ملک ظہور الدین خاں صاحب مورو سندھ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک محمد صفی اللہ خاں لیبارٹری اسسٹنٹ پی ڈبلیو ڈی
میو ہسپتال لاہور

اظہار تشکر

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات پر عزیز و اقارب اور دیگر احباب کی طرف سے تعزیت کے خطوط بکثرت موصول ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں انہوں نے خاکسار اور خاکسار کے چھوٹے بھائیوں کے اس غم میں شریک ہو کر گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ خاکسار بوجہ عدیم الفرصتی (سوائے غیر از جماعت رشتہ داروں کے) ان سب احباب کو فرداً فرداً شکریہ کے خطوط نہیں لکھ سکا۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ان سب احباب کا اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بھائیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:- عبدالرحیم خاں کالڑ گڑھی نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نئے آئین کے بارہ میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی نشری تقریر کا متن

(۳)

صدارتی نظام کی اہمیت

ہم نے صدارتی نظام اس لئے اختیار کیا ہے کہ اس پر عمل کرنا آسان ہے یہ ہماری تاریخ اور صلاحیتوں کے عین مطابق ہے اور اس سے ملک میں استحکام پیدا ہوگا۔ ہمارے ملک کے لئے استحکام ضروری اور انتشار زہر ہے

دوسرا نظام پارلیمانی ہو سکتا تھا اس کا تجربہ ہم کر چکے ہیں اور اس میں ناکام بھی ہو چکے ہیں بات یہ نہیں کہ پارلیمانی نظام بذات خود کوئی بری چیز ہے دقت یہ ہے کہ ہم میں بعض ایسی خوبیاں یا نیکیاں موجود نہیں ہیں جو اس نظام کو کامیاب بناتی ہیں۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے کونے کونے میں دیہات تک جمہوری ادارے ہوں۔ ٹریڈ یونین ہوں۔ امداد باہمی کی جماعتیں ہوں اور وہ بھی بڑے پیمانہ پر تا کہ عوام میں رواداری کا جذبہ پیدا ہو اور مسائل پر بے لاگ غور کرنے کی صلاحیت ابھرے۔ ساتھ ہی اعلیٰ تعلیم۔ خوشحالی خدمت خلق کا جذبہ اور دیانتداری کی بے حد ضرورت ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ لوگوں میں تحمل مزاجی اور برداشت کا مادہ ہو جو بظاہر سرد ممالک کے لوگوں میں عام طور پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ ایسے نظام کی تربیت کے لئے بھی کافی مدت درکار ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ کو اس منزل پر پہنچنے کے لئے چھ سو سال لگے ہیں۔ اس دوران میں انہوں نے کیا کیا غلطیاں نہ کیں اور کیا کیا مصیبتیں نہ جھیلیں۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرف نگاہ دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ صرف برطانیہ اور سکنڈے نیویا ہی میں پارلیمانی نظام کامیاب رہا ہے باقی ممالک میں صحیح معنوں میں اس کا قیام نہ ہو سکا یہاں تک کہ فرانس بھی اسے چلانے میں ناکام رہا حالانکہ وہ حریت پسندی کا قدیمی علمبردار ہے۔ گزشتہ ناکامیوں کے پیش نظر ہمیں فرسودہ باتوں میں نہ الجھنا چاہیئے اور نہ ہی اس خوش فہمی میں مبتلا رہنا چاہیئے کہ ہم اس منجھے ہوئے نظام کو چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں جب تک ہمارے حالات غیر معمولی طور پر نہ بدلیں اس وقت تک ایسا خیال حماقت کے مترادف ہے۔ پارلیمانی نظام میں وزیر اعظم کو ہمیشہ ایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی ملک میں پارلیمانی روایات جڑ پکڑ لیں تو اگر ایوان کا کوئی رکن اپنی حمایت کا حلف اٹھانے کے بعد مکر جائے تو اسے رائے عامہ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑتا ہے۔ ہمارے یہاں ایسا کوئی طریقہ نہیں جو اراکین کو اپنی حمایت بدلنے یا اپنی حمایت کی قیمت طلب کرنے سے باز رکھ سکے اس طرح تمام نظام حکومت ہی تہ و بالا ہو جاتا ہے اور سارا زور اس بات پر صرف ہونے لگتا ہے کہ غیر وفادار یا باغی ممبروں کو خوش رکھا جائے تا کہ ان کی حمایت کے بغیر حکومت کا تختہ الٹنے نہ پائے۔ اس سے بچنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ مملکت کے انتظامی سربراہ کو اس مسلسل کشمکش سے نجات دلائی جائے تا کہ وہ بلا خوف خطر عوام کی بھلائی کے کاموں میں منہمک رہ سکے۔

بالواسطہ طریق انتخاب

ہمارا بنیادی جمہوریتوں کا نظام غالباً اپنی مثال آپ ہے اس کے قیام کی وجہ سے لوگوں میں خودداری۔ امید۔ امداد باہمی اور ذمہ داری کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ جمہوری معاشرے کی حقیقی بنیادیں دراصل اسی جذبہ سے مضبوط ہوتی ہیں ہمیں اس سسٹم کی تربیت اور پرورش میں پوری پوری کوشش صرف کرنی چاہیئے اس کے علاوہ بنیادی جمہوریتوں کے ممبر صدارت اور اسمبلیوں کے لئے انتخابی ادارے کے فرائض سرانجام دیں گے۔ جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں دوسرے الفاظ میں عوام انتخابی ادارے کو منتخب کرتے ہیں۔ اور انتخابی ادارہ قومی اور صوبائی اداروں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کی وجہ بالکل سیدھی سادی ہے یعنی ہم اس واضح حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں کہ انتخاب اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جو لوگ انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں ان سے وہی سوال پوچھا جائے جو ان کے علم اور سمجھ کے مطابق ہو۔ صرف اسی صورت میں ان کا جواب بھی صحیح ہو سکتا ہے - بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات نے اس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ عام انتخابات میں اس کا مزید ثبوت بھی مل جائے گا۔ اس بات سے میرا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ بعض ووٹر غلط کاری کا شکار نہیں ہوں گے۔ لیکن انسانی معاملات میں سو فیصد صحیح نتائج کی توقع رکھنا حقائق کے منافی ہے خاص کر ایسے معاشرے میں جو ابھی تک بالغ نظری کی منزلیں طے نہیں کر چکا۔ بہرحال بالراست انتخابات کی نسبت اس طریقہ میں لوگوں کو بہکانے پھسلانے کے امکانات بہت کم ہوں گے براہ راست انتخابات میں تو یہ حال تھا کہ لوگ بھیڑوں کی طرح ووٹ ڈالنے کے لئے ہانکے جاتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ بالراست انتخابات بالراست تو ہرگز نہ تھے باقی جو ہوں سو ہوں۔ ان میں ہوتا تو یہ تھا کہ دو چار موٹی موٹی اسامیوں کو پھانس لیا جاتا تھا اور وہ دوسروں کو بھیڑ چال کی طرح اپنے پیچھے لگا لیتے تھے۔ جو طریقہ میں نے تجویز کیا ہے اس میں نہ تو ایسا ہو سکتا ہے اور نہ ہی ایسا ہونے دیا جائے گا۔ کیونکہ ان دونوں میں ہر ووٹر اپنے حلقے میں ایک نمایاں حیثیت کا مالک ہے۔ بالواسطہ طریقہ انتخاب اختیار کرنے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اگر ہم ہر بالغ کو براہ راست ووٹ ڈالنے کا حق دے دیتے تو انتخابات کو ایک دو سال تک ملتوی کرنا پڑتا۔ کیونکہ موجودہ انتخابی فہرستیں کئی سال پرانی ہیں اور نئی فہرستیں تیار کرنے میں وقت لگتا۔ اس کے علاوہ بالراست طریقہ انتخاب پر بہت خرچ اٹھتا ہے۔ مثلاً ۱۹۵۸ء میں عام انتخابات پر تقریباً چھ کروڑ روپے خرچ ہونے والے تھے۔ کیا ہمارا ملک اس قسم کی فضول خرچی کا متحمل ہو سکتا ہے؟

مجھے اس بات کا احساس ہے کہ کچھ اہل دانش اور چند مخصوص مفادات کے طبقے اس طریقہ انتخاب میں شکایت کے بعض پہلو نکال لیں گے۔ لیکن کوئی وجہ نہیں کہ ضرورت پڑنے پر آئندہ ایک ایسا نیا ادارہ نہ بن سکے جس کی رو سے انہیں بھی پورا پورا احساس شمولیت ہو سکے۔ بہرحال آج کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آئین جلد از جلد نافذ کر دیا جائے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ موجودہ بنیادی جمہوریتوں کو ہی حلقہ انتخاب رکھا جائے - فی الحال اگر طریقہ انتخاب میں کسی قسم کی تبدیلی کی گئی تو وہ آئین کے نفاذ میں غیر ضروری تاخیر کا باعث ہوگی اور آئین کے نفاذ میں تاخیر کسی طرح مناسب نہیں۔

اس موقعہ پر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ آئندہ بنیادی جمہوریتوں میں کوئی نامزدگی نہیں ہوگی نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی تعداد اسی ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ بیس ہزار ہو جائے گی۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس تعداد میں مزید اضافہ کرنے کا فیصلہ بھی ہو جائے۔

انتظامیہ اور قانون ساز اسمبلی کے درمیان جس بات پر اکثر اختلاف اور جھگڑا ہوا کرتا ہے وہ بجٹ کا مسئلہ ہے۔ یہ کشمکش نظم و نسق اور ترقیاتی منصوبوں پر بہت برا اثر ڈالتی ہے۔ اس صورت حال سے نجات پانے کے لئے آئین میں بجٹ کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ سابقہ منظور شدہ بجٹ پر صدر کا کلی اختیار ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نظم و نسق کا برقرار رہنا محال ہے۔ نئے ٹیکسوں پر قومی اسمبلی کا پورا اختیار ہے یہ ایک نیا فارمولا ہے اور کچھ عجب نہیں کہ پارلیمانی زندگی میں یہ طریقہ شاید پہلی بار آزمایا جا رہا ہو۔

یوں تو سب کی خواہش ہوتی ہے کہ ایکشنوں میں اچھے لوگ کامیاب ہوں لیکن سچ تو یہ ہے کہ اچھے لوگوں کو ابھارنے اور ان کی مدد کرنے کے لئے معاشرہ کبھی کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتا نئے آئین میں امیدواروں کو رائے دہندوں سے متعارف کرانے کی ذمہ داری مملکت کو سونپی گئی ہے۔ اس کے آگے ووٹروں کی اپنی مرضی ہے کہ جس کو چاہیں اپنا ووٹ دیں۔

صدارتی نظام میں سب سے زیادہ دارومدار اس بات پر ہے کہ صدر کے عہدے کے لئے صحیح آدمی چنا جائے۔ چنانچہ قوم کو لازمی طور پر یہ احتیاط برتنی چاہیئے کہ صرف مناسب قسم کے امیدواروں کو صدارتی انتخاب لڑنے کی اجازت دی جائے۔ ہمارے ہاں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا ایک مشترکہ اجلاس امیدواروں کی جانچ پڑتال کرے گا۔ عام طور پر تین امیدواروں کو صدارتی انتخاب لڑنے کی اجازت دی جائے گی۔ البتہ اگر برسر اقتدار صدر بھی دوبارہ انتخاب لڑنے کا قانونی طور پر مجاز ہو اور خواہشمند بھی ہو تو اس صورت میں صدارتی امیدواروں کی تعداد چار ہوگی۔

اسلام

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جس نصب العین پر ہماری قومیت کا انحصار ہے وہ اسلام ہے۔ چنانچہ ہماری قدرتی کوشش اور خواہش بھی ہوتی ہے کہ ہم اپنی مادی ترقی کو اسلام کی اخلاقی اور روحانی قدروں کے زیر سایہ پروان چڑھائیں یہ ایک یا دو روز کا کام نہیں بلکہ ایک مسلسل ارتقائی عمل ہے جس کا زندگی کے ہر گوشہ سے تعلق ہے۔ چنانچہ آئین کے تحت اسلامی نظریات اور نصب العین کے متعلق ایک مجلس مشاورت قائم کی جائے گی۔ یہ مجلس مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ذی علم ماہرین پر مشتمل ہوگی اور اس کی مدد کے لئے علمی و مذہبی ریسرچ کے نامور ماہر مقرر کئے جائیں گے صدر اور اسمبلیوں پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ قانون سازی کے وقت وہ اس مجلس کا مشورہ حاصل کریں کہ تجاویز قوانین کو کس طرح اسلامی رنگ اور رجحان دیا جا سکتا ہے - ہمارے نئے نظام تعلیم میں دینیات کو آٹھویں جماعت تک لازمی قرار دیدیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی تعلیمی اداروں میں عموماً اور اوقاف کے اداروں میں خصوصاً مروجہ سلسلہ تعلیم کو متوازن کرنے کے لئے اس پر مناسب نظر ثانی کی جا رہی ہے مجھے امید ہے کہ ان سب اقدامات کی بدولت ہم رفتہ رفتہ خوش اسلوبی کے ساتھ اپنی دینی شاہراہ پر گامزن ہو کر منزل مقصود تک جا پہنچیں گے۔

ترمیم

اب دستور میں ترمیم کے طریقوں پر غور کیجئے اس سکیم میں آئین کے مختلف حصوں کی اہمیت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے اگر صدر اور قومی اسمبلی دو تہائی اکثریت کے ساتھ متفق نہ ہوں تو ترمیم دشوار تر ہو جاتی ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے جلدبازی کے ساتھ آئین میں رد و بدل نہ کیا جاسکے۔ آئین کی ہیئت ترکیبی میں بڑی بڑی تبدیلیوں کی صورت میں تو استصواب رائے عامہ ضروری ہو جائے گا۔

دستور کے متعلق میری اپنی رائے یہ ہے کہ نہ تو اس کا بدلنا زیادہ آسان ہے اور نہ ناممکن حد تک مشکل۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے استحکام اور بتدریج ترقی ممکن ہے اور جس سے آئے دن کے انقلابی خدشات کا ازالہ ہو سکتا ہے ہمارا معاشرہ بڑی محنت سے تعلیم کی توسیع کر رہا ہے صنعتیں قائم کر رہا ہے، جدید طریقوں کو اپنا رہا ہے اور روز افزوں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میری رائے میں ایسے معاشرے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دستور پر ہر بیس سال بعد نظر ثانی کرے تاکہ وہ معاشرتی اقتصادی اور سیاسی تبدیلیوں سے ہم آہنگ رہے۔ آنے والی نسلوں کے لئے میرا یہی مشورہ ہے، فی الحال یہ دستور پورے کا پورا ہی نافذ ہو سکتا ہے اگر اس کی بنیادی باتوں میں اساسی تبدیلیاں کرنے کی کوشش کی گئی تو ساری عمارت زمین پر آ رہے گی۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے یہ آئین اپنے اداروں سے تعمیری نتائج کی توقع رکھتا ہے ان اداروں کو وجود میں لانے کے بعد آئین کا حق ہے کہ وہ ان سے توقع رکھے کہ وہ قانونی حدود میں آزادانہ کام کریں گے۔ آئین کے اندر ایسی تنظیمی صلاحیتیں بھی رکھی گئی ہیں، جو قانون کے ناجائز استعمال، دھاندلیوں، چیرہ دستیوں اور تعطل کو روک سکیں مقصد یہ ہے کہ آئین نیکی کی حمایت میں آزاد اور بدی کی روک تھام میں بے باک ہو اس آئین میں جمہوریت اور نظم و ضبط کا امتزاج ہے جو حکومتی استحکام اور اعلیٰ نظم و نسق کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے

مختصر طور پر یہ ہے وہ فلسفہ جو آئین کے بنیادی پہلوؤں کی روح رواں ہے۔ مجھے عرصہ دراز تک ملک کے نظم و نسق کی بلند ترین سطحوں کے ساتھ گہرا واسطہ رہا ہے۔ مجھے اپنے وطن کے چپے چپے اور عوام کے ہر طبقے سے واقف ہونے کے بہت سے تفصیلی مواقع میسر آئے ہیں میں نے اپنے ملک اور بیرونی دنیا کے واقعات اور مسائل کا وسیع مطالعہ کیا ہے اور ان پر گہرا غور و خوض کیا ہے میرے سینے میں یہ آرزو تڑپتی رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قوم کو ایسی شاہراہ پر گامزن کیا جائے جس سے وطن کا سر بلند ہو اور پاکستان ایک سلجھا ہوا مضبوط اور ترقی پسند ملک بن جائے یہ آئین اسی سوچ بچار، اسی اضطراب، اسی تڑپ کا نتیجہ ہے اور میں اسے بڑی انکساری کے ساتھ قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس آئین کے ایک ایک لفظ پر مکمل یقین اور اعتماد ہے مجھے یقین ہے کہ اس آئین کو صحیح طور پر چلا کر ہمارا ملک اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ میں انتہائی خلوص سے یہ آئین آپ کے سپرد کرتا ہوں۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کاملہ سے ہمیں اس آئین کو سچائی اور وفاداری سے چلانے کی بصیرت، فراست ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہمارے حالات بہتر ہوں۔ ہماری آئندہ نسلوں کے حالات بہتر ہوں اور خاص طور پر دنیا کی نظر میں ان لوگوں کا ایمان اور عقیدہ سرخرو ہو جنہوں نے پاکستان کے نصب العین کو اپنایا۔ اور قائد اعظم محمد علی جناح کی رہنمائی میں سرتوڑ جدوجہد اور بے انتہا مصائب کے بعد اپنا پیارا وطن حاصل کیا۔ آمین

پاکستان پائندہ باد

پاکستان کیلئے مغربی جرمنی کی جانب سے پچیس کروڑ مارک کا قرض

ساڑھے بارہ کروڑ مارک کے استعمال سے متعلق سمجھوتہ ہوگیا

بون ۷ مارچ، مغربی جرمنی میں پاکستان کے سفیر مسٹر محمد ایوب نے انکشاف کیا ہے کہ مغربی جرمنی سے پچھلے سال پاکستان کو پچیس کروڑ مارک کا جو قرض ملا تھا۔ اس میں بارہ کروڑ ساٹھ لاکھ مارک کے استعمال سے متعلق اصولی طور پر سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

پاکستانی سفیر نے بتایا کہ جن منصوبوں پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ ان کے بارے میں قرض کے سمجھوتوں کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اب مغربی جرمنی کی حکومت مزید منصوبوں کی فہرست کا جائزہ لے رہی ہے۔ جن کے لئے وہ سرمایہ مہیا کریگی مسٹر ایوب نے بتایا کہ اس وقت تک مغربی جرمنی سے جو قرض مل چکا ہے۔ اس میں سے تین کروڑ مارک پاکستان کے صنعتی بنک کو اور دو کروڑ مارک پاکستان کی صنعتی قرض اور سرمایہ کاری کارپوریشن کو دئے گئے ہیں۔ یہ دونوں ادارے پاکستان کے دونوں حصوں میں صنعتی ترقی کے لئے قرض مہیا کریں گے۔ تین کروڑ مارک کی ایک اور رقم پاکستان ریلویز کو دی گئی ہے اور ایک کروڑ مارک ڈاک اور تار کے محکموں اور نقل و حمل کے ذرائع کو ترقی دینے کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ایک کروڑ دس لاکھ مارک مشرقی پاکستان میں دریائی جہازوں کی ترقی اور ڈیڑھ کروڑ مارک منگھو پیر کی سیمنٹ فیکٹری کے لئے دئے گئے ہیں۔

یاد رہے کہ پچاس کروڑ مارک کا یہ قرض مغربی جرمنی کی حکومت نے براہ راست حکومت پاکستان کو ترقیاتی مقاصد کے لئے پچھلے سال صدر ایوب کے کامیاب دورۂ مغربی جرمنی کے بعد دیا تھا۔ اس قرض کے ایک تہائی حصہ پر تین فی صد اور باقی پر ساڑھے پانچ فی صد وصول کیا جائے گا۔

مسٹر ایوب نے توقع ظاہر کی کہ پچیس کروڑ مارک کے قرض سے متعلق باقی ماندہ سمجھوتوں پر بھی اس سال کے وسط تک دستخط کر دئے جائیں گے ان سمجھوتوں کو آخری شکل دینے کا کام جاری ہے۔ اور ان سے متعلق ابتدائی کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

اسرائیل کو ایشیائی کھیلوں میں شرکت کی دعوت

تل ابیب ۷ مارچ۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل کو اب چوتھے ایشیائی کھیلوں میں شرکت کی دعوت موصول ہو گئی ہے۔ چوتھے ایشیائی کھیل اس سال اگست میں انڈونیشیا میں جکارتا کے مقام پر منعقد ہو رہے ہیں۔ صبح کے وقت شائع ہونے والے امروزہ اخبارات کے مطابق اسرائیل کو یہ دعوت ایک ماہ دیر سے موصول ہوئی ہے۔ کیونکہ متعدد ممالک ایشیائی کھیلوں میں اسرائیل کی شرکت کے مخالف تھے یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسرائیل اور انڈونیشیا کے درمیان کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم خلیل احمد صاحب قریشی کراچی پسر ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ امریکہ سے کورس کرکے حال ہی میں بخیر و عافیت واپس آئے ہیں۔ اس خوشی میں آپ نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کی دینی ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مینجر)

۲۔ خاکسار کے لڑکے پر مقدمہ دائر ہے۔ جملہ احباب سے اس کی باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار غلام سیکرٹری انصار اللہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار ایک ہفتہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (ادریس احمد بشیر)

۴۔ میرے والد ایم فضل دین صاحب مزدو یا لائبیریا میں چند مشکلات میں مبتلا ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ (ادریس احمد بشیر ربوہ)

۵۔ چند روز سے ماسٹر پھلوار صاحب بٹالوی کی طبیعت خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (صفدر جنگ لاہور)

۶۔ میں دو سال سے کاروباری پریشانی میں مبتلا ہوں قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ [illegible]

دعائے نعم البدل

خاکسار کی نواسی عمر قریباً اڑھائی ماہ قضائے الٰہی سے اچانک وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے اور نعم البدل عطا کرے اللھم آمین۔ (نواب الدین بھاٹی گیٹ لاہور)

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب چوہدری گھنگھو والی ۲۱۲ ج ب مورخہ ۲۳ ۲ ۶۳ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک پونے دو بجے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم نے ۶۰ سال کے قریب عمر پائی۔ مقامی جماعت کے روح رواں اور سکرٹری مال تھے۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش ہوتے اپنے اعلیٰ اخلاق کی بدولت علاقہ میں احمدیت کا کامل نمونہ تھے۔ آپ کی جدائی سے مقامی جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالےٰ اس کو پورا کرے۔ آپ موصی تھے۔ لائلپور شہر میں وفات پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور نماز ظہر کے بعد جناب مولانا شمس صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو اپنا قرب نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین (خاکسار احمد حسین باجوہ گروپ انسپکٹر ڈیکورڈ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ہم اپنے قارئین کرام کو
ہدیۂ عید مبارک پیش کرتے ہیں

خوشخبری

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عید الفطر کے موقعہ پر کیفے فردوس گول بازار ربوہ میں کھانے کا بہترین انتظام ہوگا نمکین مٹھائی چار روپے سیر۔ باقی مٹھائیاں تین روپے آٹھ آنے فی سیر ہوگی۔ (مینیجر)

سردرم

سردرد کے بڑے مریض اس سے بہت جلد بغیر کسی مضرت رساں اثر کے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ایک بالکل بے ضرر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
تیار کردہ: شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

نہایت عمدہ اراضی برائے فروخت

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سات ایکڑ عمدہ قسم کی زرعی اراضی جو خاص ڈسکہ میں ہے۔ قابل فروخت ہے سارا رقبہ چاہی ہے اور شہر کے بالکل قریب ہے۔ خواہشمند احباب اپنی آفر اور مزید معلومات اگر قابل دریافت ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔
شیخ فضل قادر
محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت

ہمیں اپنے کام کے لئے ربوہ میں مندرجہ ذیل کاریگروں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب جو ربوہ میں رہائش کے خواہشمند ہوں کے لئے اچھا موقع ہے۔

۱۔ خراد مشین پر کام کرنے والے کاریگر۔
۲۔ سپرے ملمع (پینٹنگ) کا کام کرنے والے کاریگر۔
۳۔ فٹر

(مینیجر منصور الیکٹریکل انڈسٹریز ربوہ)

ضروری اعلان: میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۱۹۶۲،۶۳ء مقامی جماعتوں کو مورخہ ۳-۶۲-۵ بھجوا دیا گیا ہے مہربانی فرما کر ممبران مجلس شوریٰ اپنی اپنی کاپیاں ہمراہ لیتے آئیں البتہ جس جماعت کو بجٹ کی کاپیاں ممبران کی تعداد سے کم ملی ہوں گی یا کوئی جماعت نظر انداز ہو گئی ہو انہیں بجٹ کی کاپیاں دیدی جائیں گی۔
(ناظر بیت المال)